خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

اجمل

ماہنامہ

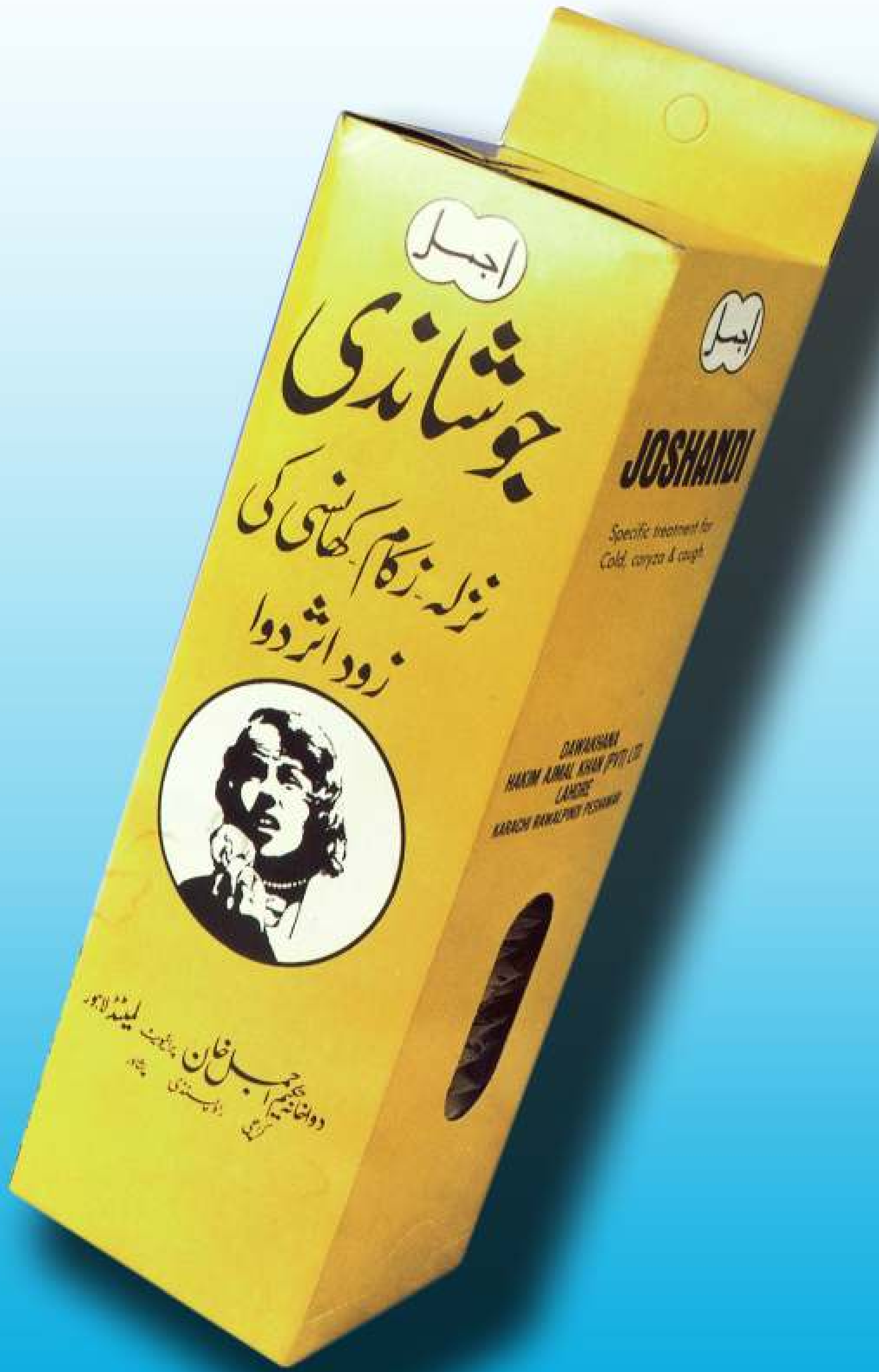
اجمل

لاہور



یکے از مطبوعات

دواخانہ حکیم اجمل خاں (پرائیویٹ) لمیٹڈ



اجمل
جوشاندی
نزلہ۔زکام۔کھانسی کی
زود اثر دوا
دواخانہ حکیم اجمل خان
JOSHANDI
Specific treatment for
Cold, coryza & cough.
DAWAKHANA
HAKIM AJMAL KHAN (PVT) LTD.
LAHORE
KARACHI RAWALPINDI PESHAWAR

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر ۲۵

ماھنامہ اجمل لاہور

جلد نمبر ۱ جون ۱۹۹۶ء صفر ۱۴۱۷ھ شمارہ نمبر ۱۲

مدیر اعلیٰ: منیر نبی خان

نائب مدیر: حکیم عبدالستار خان نیازی

محترمہ مہر جہاں بیگم چیف ایگزیکٹو دواخانہ حکیم اجمل خاں (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور کے زیر اہتمام میسرز ورسٹائل پرنٹرز لاہور سے شائع کیا۔

علمی ، ادبی ، طبی مجلہ

خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا ترجمان

مقام اشاعت

دواخانہ حکیم اجمل خاں (پرائیویٹ) لمیٹڈ ریلوے روڈ لاہور

فیکس ۱۲۰۵۴۲-۰۴۲ ○ ٹیلیفون ۳۵۴۲۳۶-۰۴۲

قیمت فی شمارہ ــــــــ ۱۰ روپے

سالانہ چندہ ــــــــ ۱۰۰ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القرآن

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا جو انہیں میں سے ان میں رسُول بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیات پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور دانائی کی بات سکھاتا ہے۔ اور وہ تو اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

(پ۴ - آیت ۱۶۴)

الحدیث

حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے پاس خبر پہنچی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ میں اخلاق کی خوبی پوری کر دوں۔

تشریح :۔ اس حدیث میں اسی کا ذکر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اچھے اخلاق کی صورتیں بگڑ چکی تھیں ان کی رونق اور چمک ماند پڑ چکی تھی میں اُن کو درست کرنے آیا ہوں۔ اچھے اخلاق دوسروں کے اندر اتنے اچھے نہیں لگتے جتنے کہ ایک مسلمان کے اندر اچھے لگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف)

ایڈیٹر کے قلم سے

پُوچھا کسی نے ـــــ کون مشہور محاورہ "چولی دامن کا ساتھ" کو جُملے میں استعمال کرے گا۔

کہا مَیں نے ـــــ نواب وقار الملک سَر سلیم اللہ نے ۱۹۰۶ء میں ایک قرار داد پیش کی اور مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں نے اس کی تائید۔

تو جناب پاکستان اور اجمل کا ہے نہ چولی دامن کا ساتھ۔

اہلِ وطن اور اہلِ فن نے سالوں، مہینوں کو چھوڑا اور دن انگلیوں پہ گنے۔ خُدائے بزرگ و برتر نے پاکستان کے ساتھ ساتھ اجمل دواخانہ کو بھی گولڈن جوبلی سال میں داخل کر دیا۔

تو جناب پاکستان اور اجمل کا ہے نہ چولی دامن کا ساتھ۔

اُدھر قائدِ اعظمؒ کی ولولہ انگیز قیادت نے ایک عظیم اسلامی مملکت بنا کر دُنیا کا نقشہ ہی بدل دیا۔ ادھر حکیم محمد نبی خاں مرحُوم و مغفور، بانی اجمل دواخانہ کی حُبّ الوطنی اور فنِ طبِّ یُونانی سے قُربت نے نئی اسلامی مملکت کو فنِ شریفی سے روشناس کروا دیا۔

تو جناب پاکستان اور اجمل کا ہے نہ چولی دامن کا ساتھ۔

اُدھر اتحاد، تنظیم اور یقینِ محکم پر چلتے ہوئے پاکستان نے پچاس سال پُورے کئے۔ اِدھر افضل الشغال خدمت الناس کے جذبے نے اجمل دواخانہ کے پچاس سال پُورے کئے۔

تو جناب پاکستان اور اجمل کا ہے نہ چولی دامن کا ساتھ۔

آپ کے کہنے پر محاورے کو جملوں میں استعمال تو کر بیٹھا پَر دیکھنا یہ ہے کہ اہلِ وطن، وطن کو اور اہلِ فن، فن کو کس طرح لے کر چلتے ہیں۔ ہم نے تو گولڈن لیا۔ کیا ہم آنے والی نسلوں کو ڈائمنڈ دے سکیں گے۔

مُنیر نبی خان

حکیم بشیر نبی خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللہُ کے نام

یَا اَللّٰہ **خاصیت**:۔ اگر کسی عورت کے بچہ نہ ہوتا ہو اور درد نہایت شدید ہو تو ایک سو ایکس مرتبہ یا اللہ پڑھ کر گڑ یا خمیرہ وغیرہ پر دم کر کے تین حصے کر کے کھلایا جائے فوراً خدا کے فضل سے مشکل آسان ہو گی۔ مجرب عمل ہے۔

یَا رَحْمٰنُ **خاصیت**:۔ جو شخص یَارَحْمٰنُ کو فجر کی نماز کے بعد دو سو اٹھانوے مرتبہ پڑھے گا خداوند کریم کی خاص رحمت میں داخل ہو گا اور دنیا میں اس پہ کوئی آڑی اور مشکل نہ پڑھے گی ہر ایک کاروبار میں فراخ دستی نصیب ہو گی۔

یَا مَلِکُ **خاصیت**:۔ جو کوئی مَالِکَ الْمُلْکِ کو دس ہزار مرتبہ پڑھے گا گم ہوئی چیز مل جائے گی۔ یا دل کو صبر آجائے گا۔ جو بے چینی مال کے گم ہو جانے سے بھی یک لخت جاتی رہے گی۔

یَا مُؤْمِنُ **خاصیت**:۔ جو شخص اس مبارک نام کو ایک ہزار دفعہ روزانہ ساری عمر پڑھتا رہے ساری دنیا والے اس کے تابعدار رہیں اور جو عورت اس نام کو ایک ہزار ایک دفعہ روز پڑھے، خاوند کی بداخلاقی، برائی سے اور شر سے محفوظ، مرد پڑھے، بیوی کی برائی سے، ہمسائے کی برائی سے بچا رہے، اگر تجارت یا معاملہ والے شرکا، لوگوں کو آپس میں کچھ برائی بداخلاقی وغیرہ کا اندیشہ ہو تو اس مبارک نام کو پڑھیں۔

یَا غَفَّارُ **خاصیت**:۔ اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں راضی نامہ کرنا چاہتا ہو اور فریق ثانی نہ مانتا ہو تو ظہر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ یَاغَفَّارُ پڑھے اور پھر دعا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ فوراً مقصود حاصل ہو گا۔ دشمن خود بخود التجا کریگا۔

یَا وَدُوْدُ **خاصیت**:۔ اگر عورت خاوند کے لیے تین ہزار مرتبہ یَاوَدُوْدُ پڑھ کر کسی قسم کے عطر پہ دم کرے پھر وہی عطر لگا کر خاوند کے سامنے جائے خاوند اس عورت کو بے حد محبوب رکھے گا۔

یَا فَتَّاحُ **خاصیت**:۔ اگر کوئی شخص دشمن کی قید یا مقدمہ میں ناحق پھنس گیا ہو تو اس کے متعلقین ایکس ہزار مرتبہ سات دن تک برابر اس اسم مبارک پڑھیں انشاءاللہ وہ شخص بہت جلد رہا ہو گا۔

یَا شَہِیْدُ **خاصیت**:۔ جس شخص کا بیٹا یا بیٹی نافرمان ہو، وہ ہر صبح کو ہاتھ ان کے ماتھے پر رکھ کر اس نام کو ایکس مرتبہ پڑھ کر اس بچہ پر دم کرے مگر پڑھتے وقت پڑھنے والے کا منہ آسمان کی طرف ہونا چاہیئے، انشاءاللہ سات روز میں شرارت موقوف ہو کر صلاحیت نصیب ہو گی۔

نقشِ شیدا

خطا مجھ سے، اے چارہ گر! ہو گئی
اُسے میرے دل کی خبر ہو گئی

کہوں تم سے کیا ماجرا دل کا میں
بلا زلف کی اس کے سر ہو گئی

ابھی سے تقاضا کہ گھر جائیں گے
تم آئے کہ گویا سحر ہو گئی

نہ دیں گے کبھی میرے خط کا جواب،
مری نیری، اے نامہ بر! ہو گئی

کرو خوف، شیدا! ذرا بھی نہ تم
اجل موت کی خود سپر ہو گئی

اجمل ابنِ محمودؔ

نقشِ وفا

نامہ بر کی خبر نہیں آتی
خیر اس کی نظر نہیں آتی

جا پھنسا کس کے دامِ گیسو میں
کچھ بھی دل کی خبر نہیں آتی

اس کی تصویر ہے اگر دل میں
پھر مجھے کیوں نظر نہیں آتی

کوئی تدبیر دردِ اُلفت کی
تجھ کو اے چارہ گر نہیں آتی

مجھ پہ آتی ہے روز جو آفت
اے وفا! غیر پر نہیں آتی

(جمیل ابنِ اجمل)

نقشِ سویدا

بے خبر جب تک رہے انجام سے
زندگی گزری بہت آرام سے

رُخ پہ جب دیکھی لٹک اس زلف کی
صبح نے رشتہ ملایا شام سے

ایسے ہی بدمستیاں کرتے رہے
یُوں بھرم رکھا ہے خالی جام سے

میں یہ سمجھا پھر کوئی ٹھوکر لگی
ماندگی ٹکرا گئی تھی گام سے

جیسے اپنے بخت کا رشتہ جمالؔ!
مل گیا ہو گردشِ ایام سے

(جمال ابنِ جمیل)

جمیل ابن اجمل

قیامت

یہ پدموں میل سے لمبی چوڑی فضا میں لاتعداد کواکب بکھرے ہوئے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک کوکب یہ کرۂ ارض ہے اور مثل دوسرے کواکب کے اپنے محور میں گھوم رہا ہے۔ سورج کی قوتِ کشش اسے اپنی طرف کھینچتی ہے اور چاند اور کچھ اور کواکب کی اپنی طرف کھینچ رہی ہے، یہ قوتِ کشش ہی اپنے محور میں حرکت کا باعث ہے، یہ جب کمزور ہو جائے گی تو یہ زمین سورج کی طرف (سورج کی کشش اور کواکب سے زیادہ) کھنچے گی، نتیجہ میں ٹکراؤ ہوگا۔ اور اسی کا نام قیامت ہے۔ یہ ٹکراؤ خواہ کل واقع ہو یا ہزاروں لاکھوں سال بعد ہو۔ ہو کر رہے گا۔ ہر لمحہ ایک سیارہ دوسرے سیارہ سے ٹکرا کر فناہ ہو رہا ہے اور ہر لمحہ ایک نیا سیارہ وجود میں آرہا ہے، اس طرح فضا میں ہر روز فنا و تخلیق کا سلسلہ جاری ہے۔ مسلمان اپنے مذہب کے اس حکم پر یقین رکھتے ہیں، کہ قیامت والے دن سب انسان اپنے گوشت پوست کے ساتھ زندہ ہونگے۔ لیکن غیر مسلم اسے نہیں مانتے۔

ہزار سال پہلے اگر کوئی شخص یہ کہتا کہ میں ایسی ایجاد کرسکتا ہوں کہ بغیر بادل کے بارش ہوسکے بغیر گھوڑے وغیرہ کے گاڑی اس قدر تیز چلے کہ ایک گھنٹہ میں پچاس کوس طے کرلے ایسی گاڑی بھی بنا سکتا ہوں جو مثل چیل کے آسمان پر بادلوں سے بھی اوپر اُڑے اور ایک گھنٹہ میں دو سو کوس کی مسافت طے کرے غرض جو اس زمانہ کی ایجادیں ہیں ان کا ذکر کرتا تو اس کو کیا جاہل کیا عالم کیا بیوقوف کیا عقلمند، سب ہی دیوانہ قرار دیتے مگر کیا ان لوگوں کے خیال کے مطابق جو باتیں ناممکن تھیں وہ اس زمانہ میں ممکن نہیں ہوگئیں کیا اس زمانہ میں جو باتیں ناممکن سمجھی جاتی ہیں چند سال بعد وہ ممکن نہیں ہوسکتیں مریخ و قمر کا سفر تو ممکن ہے لیکن اس کرہ کا جس میں ہم لوگ بستے ہیں فنا ہونا یعنی قیامت کا آنا ناممکن کہا جاتا ہے کیا سائنس والوں کا یہ خیال نہیں کہ جو تقریریں سینکڑوں ہزاروں برس پہلے کی گئی تھیں وہ فضا میں محفوظ ہیں انہیں اخذ کیا جا سکتا ہے۔ ان کی کوشش تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خطبات کو ہوا میں سے حاصل کرسکیں اس کوشش میں گو کامیابی نہیں ہوئی لیکن ہوسکتا ہے پچاس ساٹھ برس بعد کامیابی ہو جائے ۱۹۰۵ء میں ایک سائنسداں کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ مادہ کو جب فنا کیا جائے تو اس سے ایک طاقت خارج ہوتی ہے جس کے بہت قلیل حصہ سے سوئزرلینڈ کی برف کو گداختہ کیا جاسکتا ہے اس کی کوشش شروع ہوگئی اور چالیس سال میں ایٹمی طاقت وجود میں آگئی۔ ہزاروں برس قبل منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو ریکارڈ کرنے کی کوشش ناممکن فعل نہیں مگر خدا

کی یہ طاقت تسلیم کرنے سے انکار کہ وہ مردہ انسانوں کو اسی گوشت پوست کے ساتھ زندہ کر دے۔ خدا زمین پہ آکر یہ نہیں کہے گا کہ اے انسانوں زندہ ہو جاؤ بلکہ وہ اپنے ناقابل فہم ذرائع سے وہ اسباب پیدا کرے گا جس سے انسان کے جسم کے اعضا نے جو دوسری صورتیں اختیار کر لی ہیں وہ ان صورتوں کو چھوڑ کر پھر انسانی بدن کی صورت اختیار کر لیں۔ اگر کوئی سائنسدان سونا چاندی وغیرہ ہفت فلزات کو گداختہ کر کے ایک دہات کر لے پھر اسے کشتہ کر کے سفوف میں تبدیل کر دے پھر عسل میں ملا کر معجون کی صورت دے دے اور سائنس سے واقف شخص کو دکھا کر یہ کہے کہ اس مرکب میں ساتوں دہاتیں ہیں میں ابھی ان کو نکال کر ہر ایک دہات کو اس کی اصلی صورت میں لا سکتا ہوں تو کیا وہ یہ نہیں کہے گا کہ تم اسے دہات میں تبدیل کر لو یہ ہو سکتا ہے لیکن قلعی علیحدہ ہو جائے جست علیحدہ الخ کیسطرح ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ ایک عام آدمی سائنس کے رموز و باریکیوں کو کیا سمجھ سکتا ہے اس کرۂ ارض کا سائنس دان اگر کسی طرح کا دعویٰ کرے تو اس پر سب ایمان لے آئیں گے مثلاً اگر یہ اعلان ہو کر سائنسدانوں نے ایتھری لہروں پر کنٹرول کر کے ایسی شے ایجاد کی ہے جو انسان کو ایک منٹ کے اندر مریخ ستارہ میں پہنچا دے گی تو آواز آئے گی آمنا وصدقنا۔ اگر یہ اعلان ہو کہ فلاں سائنسداں نے وہ طریقہ دریافت کر لیا ہے جس سے سینکڑوں برس پرانے ہڈیوں کے ڈھانچہ پر گوشت پوست چڑھایا جا سکتا ہے آوازیں آئیں گی سائنس نے بہت ترقی کی ہے اس تعجب کی کیا بات ہے گویا اس دنیا کا سائنسداں ناممکن بات کا بھی دعویٰ کرے تو بجا و درست اور وہ سب سے بڑا سائنس داں ناممکن بات کا بھی دعویٰ کرے تو بجا درست اور وہ سب سے بڑا سائنسداں یعنی خدا اگر یہ دعویٰ کرے کہ میں قیامت والے دن مردوں کو مع گوشت پوست کے زندہ کر دوں گا تو اس کے ماننے سے انکار کیا سائنس دانوں کا فیصلہ نہیں ہے کہ اس دنیا کی کوئی چیز فنا نہیں ہوتی صرف صورت تبدیل ہوتی ہے اور اس تبدیلی کے اسباب ہوتے ہیں پھر اگر ایسے اسباب ہوتے ہیں پھر اگر ایسے اسباب مہیا ہو جائیں کہ وہ موجودہ صورت کو چھوڑ کر اس صورت کی طرف لوٹ جائے جس صورت کی طرف وہ سب سے بڑا سائنس داں اسے لانا چاہتا ہے اور قوت مصورہ گوشت پوست کی صورت میں تبدیل کر دے تو اس میں محال کیا ہے۔ ایک بار ایک مرکب میں شامل کرنے کے لیے میں نے اظفار (ناخنوں) کو تیزاب محللہ میں محلول کیا پھر عمل خرق سے ناخنوں کا سفوف حاصل کیا اس سفوف کو اس پانی میں ڈال دیا جس میں قوت عاقدہ تھی کچھ دن بعد دیکھا تو سفوف ٹکڑوں کی صورت میں نکلا اور ایک ٹکڑا انسانی ناخن کی صورت میں تھا یعنی قوت مصورہ نے ناخنوں کے سفوف کے صرف ایک حصہ کو ناخن کی صورت میں تبدیل کر دیا تھا غرض قیامت یقینی آئے گی اور انسان گوشت پوست کے ساتھ زندہ ہو کر اپنے اچھے برے کئے ہوئے کاموں کی سزا جزا پائے گا۔

قیامت ایک ایسے میلہ کا نام ہے جس کو چشم انسان نے نہ کبھی دیکھا ہے اور نہ پھر دیکھ سکے گی۔

وہ کیسا دن قیامت کا کٹے گا وہ کیسی رات ہو گی دن گزر کے

(داغ) (ستمبر ۱۹۵۶ء)

حکیم محمد نبی خاں

مَعَجُون

وجہ تسمیہ اس نیم مرکب کو جس میں دوائیں پیس کر شہد یا شکر کے قوام میں ملائی جاتی ہیں معجون کا نام دیا گیا ھے۔

معجون طلاء اجملی

اجزائے ترکیبی :- سلاجیت مصفیٰ ۱۰ گرام، کشتہ قلعی ۱۰ گرام، جوزبوا ۱۰ گرام، جاوتری ۱۰ گرام، لونگ ۱۰ گرام صندل سفید ۹ گرام، مصطگی ۴ گرام، تودری زرد ۶۰ گرام۔ جند بدستر ۱۰ گرام، زہر مہرہ ۱۰ گرام، کشتہ طلاء کلاں ۱ گرام، ورق نقرہ ۸ گرام، آب سیب ۱۰۰ گرام، شہد بقدر ضرورت۔

خواص :- دل، دماغ، جگر اور معدے کو قوت پہنچاتی ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ (لوبلڈ پریشر) خون کے دباؤ کی کمی کو بڑھاتی ہے، موثر اور مجرب ہے۔

خوراک مقدار :- ۲-۵ گرام تک ایک کپ گرم دودھ کے ساتھ صبح نہار مُنہ کھائیں۔

ہدایت :- اس معجون کو ہائی بلڈ پریشر کے مریض طبیب کے مشورے کے بغیر استعمال نہ کریں۔

معجون نقرہ خاص

اجزائے ترکیبی :- کشتہ نقرہ ۵ گرام، مغز کنول گٹہ ۴ گرام، تودری سفید ۴ گرام، قسط شیریں ۲۰ گرام، ورق نقرہ ۱۰ گرام، رُوح گلاب ۶ بوتل، رُوح بیدمشک ۶ بوتل، آب سیب ۱۵۰ گرام، چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص :- اعضائے رئیسہ (دل، دماغ، جگر) کو قوت دیتی ہے۔ اختلاج، مراق، اور خفقان کا شافی علاج ہے۔ طبیعت کی بے چینی کو دور کرکے اعصاب کو سکون بخشتی ہے۔ یہ معجون خاص طور پر ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

خوراک :- ۵ گرام معجون ایک کپ گرم دودھ سے صبح نہار منہ کھائیں۔

ہدایت :- لوبلڈ پریشر کے مریض اس معجون کو استعمال نہ کریں۔

معجون حمل عنبری علویخاں

اجزائے ترکیبی :- برادہ صندل ۱۹ گرام، مازو سبز ۱۹ گرام

درونج عقربی ۱۹ گرام، عود صلیب ۱۹ گرام، بیخ انجبار ابریشم ۱۹ گرام، گل ارمنی ۱۹ گرام، تخم خرفہ سیاہ ۶۸ گرام، مغز تخم تربوز ۳۰ گرام، صدف ۱۲ گرام، کہربا ۱۲ گرام، بُسد ۱۲ گرام، طباشیر ۱۲ گرام، کشمش ۳۰ گرام، ورق نقرہ ۲۴۰ گرام، چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص:۔ جن خواتین کے حمل، رحم کی کمزوری کی وجہ سے باربار گرجاتے ہیں۔ یا بچے اس قدر کمزور پیدا ہوتے ہوں کہ شیرخواری کے زمانے میں کسی نہ کسی جان لیوا مرض میں مبتلا ہو کر ضائع ہوتے رہتے ہوں یا رحم اس قدر کمزور ہوگیا ہو کہ اس میں استرخائی یعنی نیچے کی طرف لٹک جانے کی کیفیت پیدا ہوگئی ہو۔ ان خواتین کے لیے یہ معجون بے بہا نعمت ہے رحم کو مضبوط کرتی ہے۔ رحم میں یہ صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ کہ بچہ بخوبی پرورش پاسکے۔ طبِ یونانی کی مایہ ناز دواؤں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۵ گرام معجون حمل کے تیسرے مہینے سے ساتویں مہینے تک ایک کپ گرم دودھ سے صبح نہار مُنہ استعمال کریں۔ رحم کی کمزوری کے لیے چالیس دن کا استعمال کافی ہے۔

معجون مقوّی ممسک

اجزائے ترکیبی:۔ مغز فندق ۴۰ گرام، مغز بادام شیریں ۴۰ گرام، مغز چلغوزہ ۴۰ گرام، مغز پستہ ۴۰ گرام، مغز اخروٹ ۴۰ گرام، مغز کدو شیریں ۴۰ گرام، تخم کاہو مقشر ۴۰ گرام، تخم خشخاش سفید ۴۰ گرام، جاوتری ۲۰ گرام، جائفل ۲۰ گرام

افیون ۳۰ گرام، ورق نقرہ ۵ گرام، قنب (بھنگ) ۳۰ گرام چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص:۔ یہ معجون فلک سیر کے نام سے بھی مشہور ہے۔ وقتی امساک اور قوّت پیدا کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے عیش و نشاط کے لمحات میں غیر معمولی اضافہ ہوجاتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ½ سے ۲ گرام تک مجامعت سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ قبل ایک کپ گرم دودھ سے کھائیں۔

نوٹ:۔ یہ معجون صرف رجسٹرڈ طبیب کے نسخہ پر ایک مرتبہ میں زیادہ سے زیادہ بیس گرام کا پیکنگ فروخت کیا جاتا ہے۔

معجون مغلظ جواہر

اجزائے ترکیبی: اصل السوس ۸۰ گرام، تخم کاہو ۱۰۰ گرام، گُل انار ۱۶۰ گرام، گُل سُرخ ۱۶۰ گرام، تخم سداب ۱۶۰ گرام، تخم سنبھالو ۱۶۰ گرام، ورق نقرہ ۶ گرام، چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص:۔ جریان اور رقت کی شکایت میں یہ معجون مفید اور مجرب ہے۔ مادہ تولید کے قوام کو گاڑھا کرتی ہے اس کے استعمال سے پیشاب سے پہلے یا بعد میں قطرہ آنے کی شکایت رفع ہوجاتی ہے۔

خوراک مقدار:۔ ۵-۱۰ گرام تک یہ معجون ایک کپ گرم دُودھ سے صبح نہار منہ کھائیں۔

معجون ازراقی

اجزائے ترکیبی:۔ کچلہ مدبر ۹۰ گرام، گاؤزبان ۶۸ گرام

اسطخودوس ۳۵ گرام، کتیرا ۳۵ گرام، الائچی ۲۲ گرام، زرکچور ۳۴ گرام، شقاقل ۳۴ گرام، صندل سفید ۳۴ گرام آملہ خشک ۳۴ گرام، ہلیلہ سیاہ ۳۴ گرام، دارچینی ۱۵ گرام، لونگ ۱۵ گرام، نارجیل ۳۵ گرام، چلغوزہ ۳۵ گرام، چینی و شہد بقدر ضرورت ۔

خواص :۔ اعصاب کو گرم رکھتی ہے اور انہیں قوت پہنچاتی ہے ۔ فالج ، لقوہ ، رعشہ ، گٹھیا کی شکایت میں مفید ہے ۔

خوراک مقدار :۔ ۲ گرام معجون شام کو ایک کپ گرم دودھ سے کھائیں ۔

معجون دبید الورد

اجزائے ترکیبی :۔ بالچھڑ ۳۰ گرام ، دارچینی ۳۰ گرام بیخ اذخر ۳۰ گرام ، اسارون ۳۰ گرام ، قسط شیریں ۳۰ گرام تخم کشوث ۳۰ گرام ، مجیٹھ ۳۰ گرام ، لاکھ مغسول ۳۰ گرام تخم کاسنی ۳۰ گرام ، زراوند مدحرج ۳۰ گرام ، تخم کرفس ۳۰ گرام ، لونگ ۳۰ گرام ، الائچی خورد ۳۰ گرام ، مصطگی ۱۲ گرام ، طباشیر ۱۲ گرام ، چینی و شہد بقدر ضرورت ۔

خواص :۔ جگر کے ورم کو تحلیل کرتی ہے ۔ جگر کے بڑھ جانے اور استسقا کی تینوں قسموں میں مفید ہے ۔ جگر کے علاوہ دیگر اندرونی ورم مثلاً ورم فم معدہ ، ورم رحم وغیرہ میں اس کا استعمال مجرب ہے ۔

خوراک مقدار :۔ ۵-۵ گرام معجون صبح اور رات کو پانی سے کھائیں ۔

معجون راح المومنین

اجزائے ترکیبی :۔ جائفل ۳۵ گرام ، کتیرا ۳۵ گرام ، بیخ سوسن ۳۵ گرام ، گاؤزبان ۶۰ گرام ، ثعلب مصری ۶۰ گرام تخم گزر ۱۲۰ گرام ، شقاقل مصری ۲۴۰ گرام ، دارچینی ۱۲۰ گرام ، نارجیل ۱۲۰ گرام ، مغز چلغوزہ ۲۴۰ گرام شیرہ تخم خشخاش ۳۰۰ گرام خشخاش ۱۵۰ گرام ، چینی و شہد بقدر ضرورت ۔

خواص :۔ یہ معجون دمے کی شکایت میں مفید اور کامیاب ہے سانس کی تکلیف اور کھانسی کو رفع کرتی ہے منفث بلغم ہے ۔ سینے کو گرم رکھتی ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۳-۲ گرام معجون صبح اور رات کو سوتے وقت پانی یا کسی جوشاندے کے ساتھ کھائیں ۔

معجون سپاری پاک

اجزائے ترکیبی :۔ گوند ببول بریاں ۹۰ گرام نشاستہ بریاں ۹۰ گرام ، چینیا گوند ۹۰ گرام کھوپرا ۹۰ گرام مجیٹھ ۳۵ گرام سپاری ۱۰۷ گرام ، گوکھرو ۱۸۰ گرام ، ثعلب مصری ۲۲۳ گرام دارچینی ۲۳ گرام ، لونگ ۲۳ گرام ، الائچی خورد ۲۲۳ گرام زنجبیل ۲۳ گرام جوز بویا ۲۲۵ گرام ، پوست کنجال ۲۲۵ گرام پوست کیکر ۲۲۵ گرام ، مچھ پاٹے ۱۰۰ گرام ، صمغ ۲۲۳ گرام چینی و شہد بقدر ضرورت

خواص :۔ سیلان الرحم (لیکوریا) کی مشہور دوا ہے سیلان الرحم کی شکایات کو رفع کرتی ہے ۔ رحم کو طاقت دیتی ہے ۔ کمر ، پیڑو اور پنڈلیوں کے درد کو دور کرتی ہے ۔

خوراک مقدار:۔ ۵-۵ گرام معجون صبح اور رات سوتے وقت ایک کپ گرم دودھ سے کھائیں۔

معجون فلاسفہ

اجزائے ترکیبی:۔ بابونہ ۵ گرام، زنجبیل ۱۰ گرام، دارفلفل آملہ خشک ۱۰ گرام، آملہ خشک ۱۰ گرام، درانمدحرج ۱۰ گرام، ثعلب مصری ۱۰ گرام، ہلیلہ سیاہ ۱۰ گرام، کھوپرا ۱۰ گرام، مغز چلغوزہ ۱۰ گرام، مویز منقیٰ ۲۵ گرام چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص:۔ کمر کے درد کی شکایت میں خاص طور پر مفید اور مجرب ہے۔ گردوں اور مثانے کو قوت پہنچاتی ہے۔ گٹھیا (جوڑوں کے درد) میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

خوراک مقدار ۵-۵ گرام معجون صبح اور رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

معجون جوگراج گوگل

اجزائے ترکیبی:۔ زنجبیل ۵۰ گرام، پیپلامول ۵۰ گرام اجمود ۵۰ گرام، سرسوں ۵۰ گرام، زیرہ سیاہ ۵۰ گرام، زیرہ سفید ۵۰ گرام، سہاگہ ۵۰ گرام، اندرجو تلخ ۵۰ گرام، باؤ کھنبہ ۵۰ گرام، باؤ بڑنگ ۵۰ گرام، کٹکی ۵۰ گرام، پوست ہلیلہ زرد ۴۰۰ گرام، آملہ خشک ۴۰۰ گرام، پوست بہیڑہ ۴۰۰ گرام۔ گوگل ۱۴۰۰ گرام، ہینگ بریان ۵۰ گرام، چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص:۔ بلغمی اور دماغی امراض مثلاً لقوہ، رعشہ اور فالج میں نفع بخش ثابت ہوتی ہے۔ اعصاب کو قوی کرتی ہے اور جسم کو گرم رکھتی ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۵-۵ گرام معجون صبح اور رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

معجون جالینوس لولوی

اجزائے ترکیبی:۔ گوند کیکر ۶ گرام، گوند کتیرا ۶ گرام، کاکنج ۱۲ گرام، بہمن سفید ۲۴ گرام، انیسون ۲۴ گرام اسارون ۹ گرام، دارچینی ۹ گرام، تج ۹ گرام، مائن خورد ناگرموتھ ۹ گرام، بیخ اذخر ۹ گرام، طباشیر ۹ گرام، کشتہ مرجان ۱۵ گرام، مصطگی ۴۵ گرام، چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص:۔ جالینوس کے ترتیب دیئے ہوئے نسخے کے مطابق تیار ہوتی ہے۔ جماع کی کثرت سے اعضاء کے افعال میں جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اِن کا شافی علاج ہے اعصاب گردوں، مثانہ باہ کو قوت دیتی ہے۔ جسم میں چُستی اور توانائی پیدا کرتی ہے۔

خوراک مقدار:۔ ۵-۵ گرام معجون ایک کپ گرم دودھ سے صبح اور رات کو سوتے وقت کھائیں۔

معجون چوب چینی بہ نسخہ کلاں

اجزائے ترکیبی:۔ چوب چینی ۶۰ گرام، بہمن سُرخ ۲۴ گرام، الائچی خورد ۲۴ گرام، جاوتری ۲۴ گرام ثعلب مصری ۲۴ گرام، جدوار ۶ گرام خولنجان ۶ گرام، زرکچور ۶ گرام، دورنج عقربی ۶ گرام، مغز بادام ۴۰ گرام، چینی و شہد بقدر ضرورت۔

خواص:۔ خون کو صاف کرتی ہے۔ تمام سوداوی بیماریوں

میں مفید ہے ۔ چہرے کے رنگ کو نکھارتی ہے ہر قسم کے پرانے درد کو آرام پہنچاتی ہے ۔ رگوں کی سختی اور خرابی کو دُور کرتی ہے ۔ بلڈ پریشر انجائنا میں اس کا طویل استعمال فائدہ مند ہے ۔

خوراک مقدار :۔ ۵-۵ گرام معجون صبح اور شام پانی سے کھائیں ۔

معجون چوب چینی سادہ

اجزائے ترکیبی :۔ لونگ ۔۴ گرام جوز بوا ۔۴ گرام بسباسہ ۔۴ گرام ، گُل سُرخ ۔۴ گرام ، زرنجور ۔۴ گرام مصطگی ۔۲ گرام زنجبیل ۔۸ گرام ، دار فلفل ۔۸ گرام ، عاقرقرحا ۔۸ گرام ، جدوار ۔۳ گرام ، دار چینی ۔۱۶ گرام ، الائچی خورد ۔۴ گرام ، فلفل سیاہ ۔۱۶ گرام ، سورنجان شیریں ۔۱۶ گرام ، سنا مکی ۔۱۶ گرام ، بوزیدان ۔۶ گرام اندر جو شیریں ۔۴۲ گرام ، چوب چینی ۔۶۰ گرام خولنجان ۔۴ گرام ، سعد کوفی (ناگرموتھ) ۴ گرام ، چینی و شہد بقدر ضرورت ۔

خواص :۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتی ہے ۔ مصفی خون ہے ۔ اس کے مسلسل استعمال سے جلد کی سیاہی کم ہو جاتی ہے چہرے کا رنگ نکھر جاتا ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۵-۵ گرام معجون صبح و شام پانی سے کھائیں ۔

معجون آرد خرما

اجزائے ترکیبی :۔ سنگھاڑہ خشک ۳۰۰ گرام ، آرد خرما ۳۰۰ گرام ، گوند کیکر ۳۰۰ گرام ، چھوٹی الائچی ۱۵ گرام ، زنجبیل ۱۵ گرام ، دار چینی ۱۵ گرام ، دار فلفل ۱۵ گرام ، نارجیل ۱۲۰ گرام ، مغز پستہ ۶۰ گرام ، مغز چلغوزہ ۶۰ گرام چینی و شہد بقدر ضرورت ۔

خواص :۔ جریان کی شکایت میں مفید ہے ۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتی ہے ۔ اور اس کی تولید کو بڑھاتی ہے سُرعت انزال کی بیماری اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۱۰ گرام معجون ایک کپ گرم دودھ سے صبح نہار منہ کھائیں ۔



ماہنامہ اجمل لاہور

قاری محمود احمد

روشنی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمہ توحید حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا — آپ کے زمانے مبارک میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نُوۡحٌ نَجِیُّ اللّٰہِ

حضرت موسٰی علیہ السّلام کے زمانے میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوۡسٰی کَلِیۡمُ اللّٰہِ

حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے زمانے میں

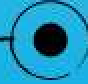
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیۡسٰی رُوۡحُ اللّٰہِ

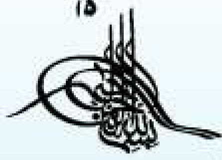
حضرت مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

کلمہ طیبہ / توحید۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔

خصوصاً کلمہ طیبہ کا پہلا حرف جو کہ لَآ ہے (لام اور الف) اور اس پر زَبَر ہے اور زَبَر کے اوپر لمبی لکیر ہے اس کو مَدّ کہتے ہیں اس کو چار الف کی مقدار کھینچ کر پڑھنا چاہیے چار الف کی مقدار کسی ماہر قاری سے مشق کئے بغیر سمجھنے میں دقت ہوگی۔ اور مُحَمَّدٌ کے دو پیش رَسُوۡلُ کا ایک پیش ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ دراصل علم تجوید و ترتیل کے اصول میں سے ہے جو کہ قرآنِ مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ یہ کلمہ طیبہ کی خوبصورتی اور زینت کو اجاگر کرتی ہیں





بیاضِ مسیحِ دوراں حکیم محمود خان اعظم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

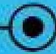
حکیم سید امین الدین احمد

① دیوانہ کُتے کے کاٹنے کے واسطے چھوٹے قد و قامت کی عورت کی انگلی کے ناخن کی برابر نبات سُرخ گڑ میں لپیٹ کر نگل لیں اور زخم کے بھرنے کے واسطے قرص کا کنج پیس کر کھلایا جائے اور خارخسک پانی میں گھوٹ چھان کر اوپر سے پلادیں۔ **نوٹ** نبات سُرخ جو قدیم کتب طبیہ میں تحریر ہے وہ تو آجکل نہیں ملتی اس کی جگہ راب یا گڑ کی شکر استعمال ہو سکتی ہے۔ اور غالباً نبات سُرخ سے مراد راب ہی ہے (راقم)

② فرمایا سُنا گیا ہے کہ املی کے بیج کو پانی میں پیس کر برص کے داغ پر لیپ کر دیا جائے تو داغ ختم ہو جاتا ہے۔

③ فرمایا مندرجہ ذیل نسخہ سوزاک کے واسطے مجرب ہے :۔ **کھل تلخ ایک تولہ؛ خوب کلاں ایک تولہ۔ مصری ایک تولہ۔**
ترکیب! کھل کو رات کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو دیں صبح کو اس کا زلال لے کر خوب کلاں اور مصری ڈالکر پی لیں۔ لفظ مجرب کو ۳ بار اس طرح تحریر فرمایا ہے مجرب مجرب مجرب اور پھر لکھتے ہیں کہ یہ دوا بارہا تجربہ میں آئی ہے نیز فرمایا کہ اکثر اسی نسخہ سے جوشش دہن (منہ آنے کی بیماری) کا علاج کیا تو مطلقاً فائدہ ہوا پھر خوبی یہ ہے کہ اس نسخہ کے دوران پرہیز کوئی نہیں ہے جو دل چاہے کھائیں۔ اور آخر میں محمود عفی اللہ عنہ تحریر فرما کر اپنے دستخط کر دیئے ہیں۔ نوٹ! لکھا ہے کہ اس نسخہ کو مطبوخِ تلخ کہتے ہیں۔

④ قاعدہ کُلیہ ہے کہ جب اطباء مطلق کشنیز لکھتے ہیں تو اُس سے برگ کشنیز مراد ہوتی ہے تخم کشنیز یعنی دھنیئے کے بیج مراد نہیں ہوتے۔



"مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں رحمۃ اللہ علیہ کا ملکۂ تشخیص اور کمالِ فن بے مثل و بے نظیر تھا"

" ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے "

حکیم سکندر شاہ مرحوم ۱۹۱۴ء میں علومِ عربیہ اور دینیہ کے فراغِ تعلیم کے بعد دہلی تشریف لائے تو خاص تعلقات کی بنا پر مسیح الملک مرحوم نے انہیں طب کی کتابیں خود پڑھائیں اور کئی سال تک مطب میں انہیں عملی طور پر فن کے غواص و نکات کی تعلیم دی وہ تحریر فرماتے ہیں۔

مَلَکۂ تَشْخِیْص

کوہ منصوری پر ہز ہائی نس نواب لوہارو کی بیگم بیمار ہوگئیں وہاں کے سول سرجن کا علاج ہوا فائدہ نہ ہونے پر حکیم صاحب کی طرف رجوع کیا تھوڑے عرصہ میں بہت فائدہ ہوا۔ نواب نے سول سرجن کو گذشتہ اور موجودہ حالت کا امتحان کرانے کے لیے بلایا۔ سول سرجن نے ملاحظہ کرنے پر حیرت کا اظہار کیا کہ تھوڑے دنوں میں اتنا فائدہ ہوا سوال کیا کس کے علاج سے اتنا فائدہ ہوا حکیم صاحب قبلہ بھی تشریف فرما تھے تعارف کرایا گیا پھر سوال کیا کس قسم کے علاج سے فائدہ ہوا نباتی یا معدنی یا حیوانی سے ؟ جواب دیا گیا۔ پھر حکیم صاحب کو سول سرجن نے پارٹی کی دعوت دے کر بنگلہ پر بلایا۔ مریضوں کے فوٹو (ایکسریز رکھے ہوئے تھے) دکھلائے حکیم صاحب نے فوٹو دیکھ کر فرمایا کہ یہ مریض مرضِ سل میں مبتلا ہے۔ سول سرجن کو حیرت ہوئی۔ بعد کو حکیم صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ایکسرے کے فوٹو میں پھیپھڑے کے اوپر بعض نشانات اُبھرے ہوئے کنارے کے دیکھے جیسے داد کی صورت ہوتی ہے اس وجہ سے ہم نے اس کو سل کا مریض بتلایا۔ اور قرشی نے لکھا ہے کہ سل کے مریض کے پھیپھڑے پر داد کی صورت کے نشان پائے جاتے ہیں۔

واقعہ دیگر

مطب میں ڈولی میں ایک مریضہ آئی اس کے علاوہ اور بھی ڈولیاں مریضوں کی تھیں حکیم صاحب قبلہ مریضوں کی نبضیں نمبر وار دیکھتے ہوئے آرہے تھے ایک مریضہ (جس کی ڈولی اب تک فاصلہ پر رکھی ہوئی تھی) اور اس کا نمبر نہیں آیا تھا اس کو کھانسی اٹھی حکیم صاحب قبلہ نے اسکی کھانسی کی آواز سُن کر مجھ سے فرمایا کہ یہ مرضِ سل میں مبتلا ہے۔ اب مجھ کو اس مریض کی باری کا انتظار ہوا۔ جب وہ پیش ہوئی اور حالات بیان کئے گئے تو وہی سل کا مرض ثابت ہوا۔

مرض کی تشخیص صحیح طور پر آواز سے۔ ایکسریز سے بغیر نبض دیکھے صرف حالات سُن کر فرمانا یہ ان کا خاص ملکہ تھا جو اوروں کو نصیب نہ تھا اور اپنے آخری دَورِ زندگی میں یہ بھی فرماتے تھے کہ تجربات سے ایک ایسا اصولِ علاج اور صحیح طریقہ تشخیص مجھے معلوم ہو گیا ہے جو پہلے معلوم نہ تھا۔

(حکیم سید امین الدین احمد)

مہر جہاں بیگم

نایاب قلمی کتب

کتب خانہ حکیم محمد نبی خان

(۱) نام کتب — گفتگو نامہ
ضخامت — ۷۶ صفحات
زبان — فارسی ، اُردو
ہندی مخلوط
خط — نستعلیق
کاتب — نامعلوم
قدامت — ۱۲۵۸ھ
مصنف — میر جعفر زٹلی

---

(۲) نام کتاب — انتخاب کلام شعراء
زبان — فارسی
علم — ادب
کاتب ، قدامت ، مصنف ... نامعلوم

نوٹ :۔ اس نایاب قلمی کتب میں ایسی کوئی تحریر یا مہر نہیں ہے جس سے مرتب کا یا قدامت کا علم ہوسکے۔ آخری صفحہ پر کہاوتیں ، پہیلیاں اور اردو شاعروں کا کلام مختصر درج ہے۔

---

(۳) نام کتاب — صناعات اکسیر
ضخامت — ۲۲۰ اوراق
زبان — عربی
خط — نستعلیق
علم — کیمیا
کاتب — نامعلوم
قدامت — ۱۵ ر شوال ۱۲۸۶ھ
مصنف — الملیدکی متوفی ۶۹۲ھ
آخر سے ناقص ہے۔ اس میں مختلف دھاتوں اور تکلیس وغیرہ کا ذکر ہے۔

---

(۴) نام کتاب — رسالہ مانالاوس (خلاصہ)
ضخامت — ۹ اوراق
زبان — عربی
علم — طب کیمیا
کاتب — محمد علی
قدامت — نامعلوم
مصنف — مانالاؤس

تلخیص ـــــ محمد بن الحسن ابن الہیثم

سونے اور چاندی تانبہ کا وزن نوعی دریافت کرنے کے طریقے بیان کئے ہیں۔

---

(۵) نام کتاب ـ کتاب فی الطب الجدید الکیمیاوی

ضخامت ـــــ ۲۲۰ اوراق

زبان ـــــ عربی

خط ـــــ نستعلیق

علم ـــــ کیمیا

کاتب ـــــ نامعلوم

قدامت ـــــ نامعلوم

مصنف ـــــ برابہ کلوس

یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ ایک مقدمہ اور دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ مقدمہ کیمیا کی تعریف کی ہے۔ مقالہ اول میں عناصر وغیرہ کا بیان ہے۔ مقالہ دوم میں اسباب مرض، نبض۔ بول۔ بخاروں کی نوعیتیں اور گردوں کے امراض کا بیان نیز دواؤں کا نجوم سے تعلق وغیرہ درج ہے۔

(۶) نام کتاب ـ مجموعہ

ضخامت ـــــ ۲۰۶ صفحات

زبان ـــــ عربی و فارسی

خط ـــــ نسخ و نستعلیق

علم ـــــ طب

کاتب ـــــ حافظ غلام نبی خان

قدامت ـــــ ۲ صفر ۱۲۳۰ھ

شروع کے ۶۵ ورق تک زکریا رازی کا معمول مطب ہے، جس کو اس کے ایک شاگرد نے مرتب کیا ہے۔ ازاں بعد دو ورق رازی کا رسالہ "برء الساعۃ" ہے جس کی قدامت پہلے والے رسالے کی ہے اور اس کا کاتب بھی حافظ غلام نبی خان ہیں۔ کتابت رامپور میں کی گئی۔ ورق ۸۶ تک رازی کا ایک رسالہ "من لا یحضرہ الطبیب" ہے۔ اس کی خطاطی ۱۲۳۱ھ ہے صفحہ ۱۲۳ پر ارسطو کے ایک رسالے کا ذکر ہے۔ ورق ۱۳۹ سادہ ہے۔ صفحہ ۱۴۰ سے جرجانی کی کتاب کا ذکر ہے۔ بعد کے صفحات کی کتابت رامپور میں نواب احمد علی خان کے عہد میں ہوئی۔

انگور

لیکچرو نوٹس
حکیم محمد نبی خاں جمال سویدا مرحوم مغفور

جنت کے میووں میں سے ہے۔ جنت کے میوے وہ شمار کیے جاتے ہیں جو تخمیر کے بعد اپنی افادیت قائم رکھتے ہیں۔

مزاج۔ خام انگور سرد ۲ خشک ۱
نیم پختہ انگور سرد ۱ تر ۱
پختہ انگور گرم ۲ خشک ۱

خواص انگور خام۔ بھوک لگاتا ہے۔ صفرا کی تیزی کو کم کرتا ہے، گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔

انگور پختہ۔ مفرح اور مسمن بدن ہے۔

انگور جگر کے فعل سے گزر کر گلوکوز بن کر فوراً خون میں شامل ہو جاتا ہے۔

کشمش

مفرح مقوی بدن ہے مقوی دماغ اور مسکن ہے معدہ کو طاقت دیتا ہے منضج کے نسخہ میں اس کی معاونت مسکن اثر رکھتی ہے۔

مقدار خوراک ۷ تا ۹ دانہ

رات کو پانچ تولہ عرق گلاب میں ۹ دانہ کشمش ڈال کر آسمان کے نیچے رکھیں صبح کشمش کھا کر اوپر سے پانی پی لیں۔ مفرح ہے اور گرمی کی شدت کو کم کرتی ہے۔

بانسہ (اڑوسہ)

خیال بیشتر اطباء :۔ پہلے درجہ میں گرم خشک۔

خیال بعض اطباء : ا دوسرے درجہ میں گرم خشک
ii بعض نے پہلے درجہ میں سرد خشک۔

خیال حکیم محمد نبی خاں صاحب، کیونکہ دمہ کے لیے بہترین دوا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں اس کا مزاج گرم خشک ہونا چاہیئے۔

شناخت پودا :۔ یہ جھاڑی نما پودا ہے۔ اونچائی ایک سے دو گز تک ہوتی ہے۔ گچھوں کی صورت میں سفید پھول لگتے ہیں۔

مقام پیدائش :۔ ہندوستان و پاکستان کے بیشتر مقامات پر ہوتی ہے۔

افعال و خواص :۔ ضیق النفس کے لیے بہترین دوا ہے، بخاروں میں مفید ہے، مصفی خون۔

قرابادینوں کی روسے :۔ قاتل کرم شکم۔

خوراک برگ :۔ سفوف کی صورت میں برگ اڑوسہ ۳ ماشہ۔

خوراک جوشاندہ :۔ ۵ ماشہ

اس کے پتے دمہ کے لیے بہترین دوا ہے۔ جوشاندوں خیساندوں اور دیگر دمہ کے متعلق مرکبات میں شامل کیا جاتا ہے۔

خاندانی معمولات :۔ ہمارے خاندانی معمولات میں برگ اڑوسہ ۵ گرام ایک ایک کپ پانی میں جوش دیکر چھان کر شہد ملاکر دمہ کی شکایت میں پلاتے ہیں۔

میرے والد حکیم مسیح الملک حکیم جمیل خاں صاحب مرحوم و مغفور برگ اڑوسہ کے پتوں کا نمک نکال کر ۲ رتی کی خوراک میں کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کراتے تھے۔ عام طور پر شہد میں ملا کر دیا کرتے تھے۔ والد محترم کے تجربہ میں اس کا نمک زیادہ مؤثر ہے۔ دمہ کے علاوہ دوسرے امراض میں خاطر خواہ فوائد نہیں رکھتا۔ مثلاً امراض مصفی خون بخاروں کے لیے۔

بیخ بانسہ:۔ سفوف یا جوشاندہ بخاروں میں فائدہ مند ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مار کر نکالتا ہے۔ لیکن اس کے یہ دونوں فعل ضعیف ہیں۔

گُل بانسہ:۔ اس کے پھولوں کے آخری حصہ میں شیرینی کا لعاب سا جمع ہوتا ہے۔ اس پر شہد کی مکھیاں بے شمار بیٹھتی ہیں۔ جہاں اڑوسہ کے پتے پودے بکثرت ہوں وہاں شہد کی مکھیوں کا چھتہ مل جائے تو وہ شہد دمہ کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

لیکن میرے اور میرے بزرگوں کے تجربہ میں نہیں آیا۔ یعنی اس کا تجربہ نہیں کیا۔ اس کے پھولوں کی گُل قند بھی بنائی جاتی ہے۔ اس کی گل قند کالی کھانسی میں مفید پائی گئی ہے۔ اس کی گل قند بطریق گل قند گلاب تیار ہوتی ہے۔

خوراک گُل قند:۔ ایک سے دو تولہ تک۔

حکیم اجمل خاں صاحبؒ کے دور میں ہندوستانی دواخانہ اس کی گلقند تیار کرتا تھا۔ جو کہ کافی فروخت ہوتی تھی حکیم اجمل خاں صاحبؒ کی وفات کے بعد نہ جانے کیوں اس کی تیاری بند ہو گئی۔

اس کے علاوہ قرابادینی کتب اور بستانوں میں پھول کے استعمال کا خاص ذکر نہیں ہے۔

جوہر: برگ اڑوسہ کا نمک نکال کر اس کا جوہر بھی اڑایا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے جوہر سب سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو۔

خوراک جوہر نمک اڑوسہ:۔ چار چاول سے ایک رتی تک۔

گاجر

ایک ترکاری ہے۔

مزاج:۔ بعض اطباء پہلے درجہ میں گرم تر اور بعض اطباً نے دوسرے درجہ میں گرم و تر کہا ہے۔ بہرحال گاجر خشک ہونے کے بعد دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہو جاتی ہے۔

قرابادینی خواص:۔ دل کو تقویت دیتی ہے۔ مقوی بدن ہے۔ جسم کو گرم رکھتی ہے۔ وزن کو بڑھاتی ہے۔ خشک گاجر مفرح اور خفیف سی مقوی باہ بھی ہے۔

ذاتی تجربات:۔ گاجر بہترین مقوی قلب ہے۔ اختلاج کو دور کرتی ہے۔ اختلاج خواہ کتنا پُرانا کیوں نہ ہو۔

اختلاجِ قلب کیلئے طریقہ استعمال:۔ مٹی کی بنی ہوئی کوری رکابی لیں۔ اس کو ایک دفعہ پانی سے تر کر لیں یعنی پانی میں ڈبو کر باہر نکال لیں۔ ایک گاجر تراش کر درمیان سے گاجر کا ڈنٹھل دُور کر دیں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے طشتری میں چُن دیں اس پر ایک دیسی گلاب کی پتیاں ڈال کر بقدر ایک تولہ چینی چھڑک دیں۔ اور رات کو شبنم میں رکھ دیں۔ صبح الصبح طلوعِ آفتاب سے قبل گلاب کی پتیاں سمیت گاجر کھالیں۔

اس کا استعمال دس پندرہ روز کافی ہے ۔

گاجر کا ڈنٹھل ثقیل ۔ دیر ہضم اور اس میں کوئی فائدہ مند چیز بظاہر نہیں ہے ۔

دیگر استعمال گاجر :۔ گاجر کی مصنوعی پیدائش سے پتے کر خشک کر کے سفوف مستعمل ہے ۔

خوراک :۔ ۳ - ۳ ماشہ صبح شام استعمال کرائیں ۔

اس کا اثر مفرح ہونے کے علاوہ منوم اور مسکن ہوجاتا ہے

آرٹی فشل گروتھ کا طریقہ :۔ گاجر کے پتوں کو اس طرح کاٹیں ۔ کہ آدھا آدھا انچ قائم رہیں ۔ پھر گاجر کی پینڈی کو ایک انچ موٹا رکھ کر چاقو سے کاٹ لیں ۔ ان کو ایسے مقام پر رکھیں ۔ جہاں ہر وقت پانی کی نمی رہتی ہو ۔ مثلاً مٹکوں کے نیچے ۔ نمی کی جگہ یہ پینڈیاں چن دیں ان پر دھوپ نہیں پڑنی چاہئے ان ڈنٹھلوں میں سے باریک باریک پتے پھوٹیں گے ۔ یہ پتے آٹھ نو انچ تک ابھر آئیں گے ۔ یہ پتے فصلی گاجر کی نسبت باریک ہوتے ہیں ۔

گاجر کا مربہ صرف مفرح اور دل کو خفیف سی طاقت دیتا ہے ۔ اگر بلغمی مزاج والے مریضوں کو گاجر کا جوس پلایا جائے ۔ تو بھوک کو بڑھاتا ہے ۔ بلغم کی کثرت کو دور کرتا ہے ۔ خشک گاجر بیشتر مرکبات اور عرقیات میں استعمال ہوتی ہے ۔

گاجر کے بیج :۔ گرم خشک ہیں اور مقوی باہ ہیں ۔ مقوی باہ معاجین میں استعمال ہوتے ہیں ۔ گاجر کا تنہا سفوف ۳ گرام کی خوراک میں استعمال کرایا جائے تو باہ میں خفیف اضافہ کرتا ہے ۔



جمال سویدا

یادِ حبیب

وفات ۱۵ جون ۱۹۷۱ء

بلبل چمن سے اُڑ گئی، ویرانہ رہ گیا   مینا شکستہ ہو گئی پیمانہ رہ گیا
مے کے بغیر نام کا مےَ خانہ رہ گیا   گم ہو گئیں حقیقتیں! افسانہ رہ گیا
پہلی سی دل کشی نہیں بیل و نہار میں
جب تم نہیں تو کچھ بھی نہیں روزگار میں

کل تک جو تھا چمن میں کہاں کس طرف گیا؟   بے نیل، بے مرام، رواں کس طرف گیا؟
آخر ورائے وہم و گماں کس طرف گیا؟   اے باغباں! وہ سروِ رواں کس طرف گیا؟
سایہ بھی جس کے قد کا تجلی مآب تھا
دیوانِ روزگار کا جو انتخاب تھا

کوہ و دمن میں تازگی اشعرؔ کے دم سے تھی   صحنِ چمن میں رستگی اشعرؔ کے دم سے تھی
شعر و سخن میں شستگی اشعرؔ کے دم سے تھی   ہر انجمن میں زندگی اشعرؔ کے دم سے تھی
سب رونقیں تھیں اشعرِ شب زندہ دار سے
کچھ اور عمر مانگتے پروردگار سے

جب انجمن سجانے کو احباب آئیں گے   عیش و نشاطِ روح کے سامان لائیں گے
ویرانۂ حیات کو جنت بنائیں گے   گل ہوں گے ہر طرح کے وہ خوشبو نہ پائیں گے
ڈھونڈے گی ہر طرف تجھے چشمِ وفا پسند
بے اختیار یاد کریں گے نیاز مند

پھولوں کی خوشبو مہکے گی تم یاد آؤ گے   بلبل چمن میں چہکے گی تم یاد آؤ گے
کوئل کی کوک لہکے گی تم یاد آؤ گے   یادوں کی آگ دہکے گی تم یاد آؤ گے
برسات میں ستائے گی ٹھنڈی ہوا کی چوٹ
پُروا چلے گی، اُبھرے گی برسوں پرانی چوٹ

۳۰ جون ۱۹۷۱ء لاہور

حکیم ضیاء النبی خان

کام کی باتیں

○ حکمت ایک درخت ہے جو دل سے اُگتا ہے، اور زبان سے ثمر دیتا ہے ○ اگر اپنے بھائی کے حقوق میں دست اندازی کی یہ سمجھ کر کہ وہ بھائی ہے، یاد رکھ پھر وہ تیرے لیے بھائی نہیں رہے گا ○ نادان کی دوستی سے بچنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانے کے لیے جو کام کرے گا اس سے نقصان پہنچے گا ○ لوگ مثل درختوں کے ہیں جو ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں لیکن ثمر (پھل) مختلف دیتے ہیں ○ احمق کا بہترین جواب سکوت ہے ○ مال تجھ کو نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک وہ تجھ سے جدا نہ ہو ○ اچھا کام نہ کرنے کی نسبت بُرے کام سے بچنا بہتر ہے ○ بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے انسانوں کے کام آئے۔ ○ عاجز ترین انسان وہ ہے جو اپنی اصلاح کرنے سے عاجز ہو۔

حکایت

حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے اپنے خاندان کے لیے ایک گوسفند کو ذبح کیا لیکن اس کی کھال اتارنے پر قادر نہیں ہوا۔ چھری ہاتھ میں لیے ہوئے اپنے مکان سے باہر آیا۔ اس خیال سے کوئی راہ چلتا ہُوا شخص ملے تو اس سے مدد حاصل کرے اسی انتظار میں کھڑا تھا کہ اسے پیشاب کی حاجت ہُوئی مکان کی پُشت پر رفع حاجت کے لیے گیا وہاں ایک جھاڑی میں مقتول کو دیکھا کہ گردن کٹی ہوئی تھی اور خون گردن سے نکل رہا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ چند منٹ پہلے کسی نے قتل کیا ہے، ابھی وہ اپنی حیرت پر غالب بھی نہیں آیا تھا کہ اُدھر سے چند آدمی گزرے اور اسے فوراً پکڑ لیا۔ اور حضرت عمرؓ کے سامنے مع خون آلودہ چھری مقتول کی لاش سے پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قصاص کا حکم دیا۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ جلاد نے جب گردن مارنے کا ارادہ کیا۔ ایک جوان نے مجمع میں سے نکل کر جلاد کو روکا کہ اس بے گناہ کو قتل نہ کر قاتل میں ہوں یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچائی گئی خلیفۂ ثانی نے فرمایا کہ جس شخص نے قتل کا اقرار کیا ہے اس سے قصاص لیا جائے۔ اور پہلے شخص کو چھوڑ دیا جائے۔ حضرت علیؓ کو اطلاع ہوئی آپ تشریف لائے اور جلاد کو دوسرے شخص کے قتل سے منع کیا اور حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ اور فرمایا دوسرے شخص کو بھی چھوڑ دیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا جب دوسرے شخص نے قتل کا اقرار کر لیا پھر اسے کیوں چھوڑا جائے۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ یہ صحیح ہے کہ اس نے ایک شخص کو قتل کیا۔ لیکن پہلے شخص کی زندگی کا باعث ہوا۔ اس بنا پر قتل لازم نہیں خصوصاً جب کہ مقتول کے ورثا قصاص کا مطالبہ کرنے کے لیے موجود نہیں۔ ممکن ہے وہ خون بہا لینے کے لیے تیار ہو جاتے یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے دوسرے شخص کی رہائی کا حکم جاری کر دیا ﴿

منیر نبی خان

افضل نباتات

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں طب جدید پر کانفرنس ہو رہی تھی۔ ہوٹل بھی پانچ ستاروں والا تھا۔ مجھے بھی دعوت نامہ آیا۔ تین دن کانفرنس خوب پُر رونق رہی۔

صرف ملک ہی سے نہیں سات سمندر پار سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ درمیان کانفرنس چائے کا وقفہ ہوا تو کچھ دیسی کچھ اور بھی سات سمندر پار سے آئے ایک پروفیسر کے گرد جمع ہو گئے تعارف ہوا۔ میرا تعارف میرے پروفیسر نے کچھ زیادہ ہی کرا دیا۔ اب وہ اور میں نباتات سے ادویات کی تیاری، معیار بندی اور افادیت پر باتیں کرتے رہے۔

یک لخت پروفیسر پوچھ بیٹھے۔ آپ کی نظر میں سب سے بہتر اور افضل بوٹی کون سی ہے۔ ایک سوال مشکل اُس پر جواب اس سے بھی مشکل۔ کس کو بہتر کہوں اور پھر کیوں۔ کبھی گندم کبھی زیتون تو کبھی کھجور ذہن میں آئے لیکن سوچا آخر قدرت کی دی ہوئی اور نباتات میں کیا کمی ہے۔

پروفیسر صاحب جواب کے انتظار میں تھے۔ سو میں نے دیا۔ جناب قدرت کی بنائی ہوئی نباتات میری نظر میں کامل اور اکمل ہیں ہر بوٹی اپنی افادیت میں کسی سے کم تر نہیں۔ رہا سوال سب سے افضل پودے کا تو میری نظر میں وہ جھاڑی درخت ہے جس کا ذکر توریت، انجیل اور القرآن میں موجود ہے۔ پروفیسر صاحب بولے وہ کون سی۔ کہا میں نے میرے نزدیک سب سے افضل پودا وہی ہے جس میں سے خدائے بزرگ و برتر کا نور نظر آیا۔ حقیقت ہے جب حضرت موسٰی علیہ السلام کوہ طور پر گئے تو انہیں اللہ کا نور ایک جھاڑی میں نظر آیا۔ میری ابتدائی تحقیق اس نتیجہ پہ ہے کہ وہ "سَنا" کی جھاڑی تھی۔

میری تحقیق کو کم از کم اتنی تقویت تو حاصل ہے کہ جب میں MSC۔ کر رہا تھا تو میرے پروفیسر ڈاکٹر HODGE نے کہا سَنا میں موجود ANTHRAQUINONE کیمیائی ملاپ A-GLYCONE بن جاتا ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ۳۰ فی صد خون کے سرطان میں مفید ہے۔

پروفیسر HODGE نے کہا کیوں نہ مختلف CHEMICALS سے اس کا ملاپ کیا جائے ہو سکتا ہے یہ خونی سرطان کی بہترین دوا بن جائے۔

پروفیسر نے میری طرف دیکھا اور پوچھا تو پھر کیا ہوا۔ جواب مختصر سا دیا۔ بہت کوشش کی پر کامیابی نہ ہو سکی۔ ہو سکتا ہے کوئی اور کوشش کریں اور کیمیاوی ملاپ میں کامیاب ہو جائے۔ رہا سوال افضل بوٹی کا تو یہ بھی تو تحقیق کی محتاج ہے۔

محمد رضوان صدیقی

عملیات

درد و بیماری وغیرہ

اَلْمُعَوَّذَتَیْن (سورۂ فلق و سورۂ ناس) ہر قسم کے درد، بیماری، سحر اور نظر بد وغیرہ کے لیے پڑھنا اور دم کرنا اور لکھ کر باندھنا مفید ہے۔

امتحان میں کامیابی

اگر کسی طالب علم کو نتیجہ امتحان کے بارے میں تشویش ہو تو وہ تین روز ایک نشست میں روزانہ باوضو قبلہ رو بیٹھ کر گیارہ ہزار مرتبہ یَا حَسِیْبُ پڑھے انشاء اللہ نتیجہ حسب مراد نکلے گا۔

نودیِ شوہر

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ○ جس کا شوہر ناراض ہو، اس آیت کو شیرینی پر پڑھ کر کھلا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مہربان ہوجائے گا مگر واضح رہے کہ ناجائز موقع پر ہرگز اس کا اثر نہ ہوگا۔

فرزند صالح

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ جس کو اولاد سے مایوسی ہو گئی ہو، اس آیت کو پڑھا کرے۔ اس کی برکت سے نیک بیٹا عطا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کوئی مہم

سورۃ الانعام جس مہم اور غرض کے لیے چاہے، پڑھ کر دعا کرے، انشاء اللہ تعالےٰ پوری ہو گی۔

خوف از دشمن

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ جس کو دشمن سے خوف ہو یا اور کسی طرح کی بلا و مصیبت کا خوف ہو، وہ اس کو کثرت سے پڑھا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ دشواری دور ہوجائیگی۔

کشائش رزق

سورۂ مُزَّمِّل فراخی رزق کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک چلہ تک ہر روز وقت معین پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ یَا مُغْنِیُّ پڑھے پھر گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل اور آخر میں بھی گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔ جو اس عمل کو کریگا اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی طرح طرح امداد فرمائیگا۔

خادم الاطباء
حکیم شمس الدین ناصح

لَسِّی (چھاچھ)

دہی میں پانی ملا کر ایک آلہ چوبی کے زیر و بالا کر کے مکھن نکالنے کے بعد جو نیچے رہ جاتی ہے۔ اُسے چھاچھ یا لسّی کہتے ہیں نہایت ہی خوشگوار اور دافع تشنگی ہے۔ بنگالی میں گھولا، فارسی میں دوغ، انگریزی میں بٹر ملک، عربی میں ممیض، ترکی میں ایران کہتے ہیں۔

زمینداروں میں چھاچھ ان کی جزو اعظم چھاچھ کو دُھوپ میں رکھ لیتے ہیں۔ شام کو کپڑے میں چھان کر ہنڈیا میں ڈال کر آگ پر رکھتے ہیں۔ اور باجرہ چکی میں پیس کر تھوڑا تھوڑا چھاچھ میں ڈالتے اور لکڑی کے چمچے سے ہلاتے رہتے ہیں۔ تاکہ گرہ نہ پڑیں۔ جب وہ پک جائے۔ تو چولھے سے اُتار لیتے ہیں۔ اس ترتیب سے باجرہ چھاچھ میں پکایا جائے تو اسے گھاٹ کہتے ہیں۔ اس کو کچھ لوگ تازہ کھاتے ہیں۔ اور باقی ماندہ رکھ لیتے ہیں۔ وہ صبح برف کی طرح جم جاتا ہے۔ صبح کو کھانے سے دن بھر پیاس کم لگتی ہے۔ پیشاب صاف آتا ہے۔ بعض زمینداروں کو ہم نے دیکھا ہے۔ پانچ سات آدمی ایک جگہ جمع ہو کر کچھ روٹیاں اور ایک ایک گلاس چھاچھ کا رکھ لیتے ہیں۔ ایک ایک لقمہ روٹی کھاتے ہیں اور باری باری چھاچھ پیتے ہیں۔ گرمیوں میں فرحت بخش غذا ہے۔ افغانستان میں لسّی کا بہت رواج ہے۔ اس سے وہ لوگ ایک مٹھائی بناتے ہیں۔ جسے قروط بولتے ہیں بہت ٹھنڈی ہوتی ہے۔ طبعی لحاظ سے گلے کی تازہ لسّی بہت مفید ہے۔

مزاج اس کا سرد تر اور بہ نسبت سہولت اس میں غالب ہے۔ خون کے جوش و تشنگی کو تسکین دیتی ہے۔ بھوک پیدا کرتی ہے۔ اور موٹاپا لاتی ہے جگر کی گرمی، معدہ کی سوزش، تپ دق کی تیزی گرم ہوا کی حرارت جو بہتر موثر ہوتا ہو۔ اس کو فرو کرتی ہے۔ چھاچھ میں نمک ملا کر پینا بواسیر کو اچھا کرتا ہے۔ اسہال، پیچش، سنگرہنی۔ گردشکم، باری کا بخار، استسقاء، منہ میں پانی آنا ان سب کے لیے چھاچھ موثر دوا ہے۔ لسّی پینے سے بھوک زیادہ لگتی ہے۔ اور پیشاب کی جلن کے لیے بہت مفید ہے۔ نمک سنگ کے ساتھ پینے سے زہر باد دفع ہوتی ہے۔ چھاچھ سے قند سفید سے ملا کر پئیں۔ جوکھار، سونٹھ ملا کر استعمال کریں۔ تو باد دُور کرتی ہے۔ مادز ہر حیوانی لسّی کے ساتھ دینے سے زیادہ قوت بخشتا ہے۔

موسم سرما میں بلغمی، بادی امراض میں زود اثر جب پیشاب و پاخانہ ہو۔ تو چھاچھ پینا بہت مفید ہے۔ اور دل کے لیے بہت ہی مفید ہے گرمی کے سبب اگر یرقان ہو جائے تو چھاچھ پلانا مفید ہے۔ چھاچھ میں لیکٹک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ جو غذا ہضم کرتا ہے۔ نہایت خوشگوار اور دافع تشنگی ہے۔ چھاچھ، دوغ، ممیض سرد تر گرمی کو دور کرتی ہے۔ پیاس بجھاتی ہے۔ بدن موٹا کرتی ہے۔ مدر بول ہے۔ مال بہنے کو بند کرتی ہے۔ خون کی گرمی و حدت کو تسکین دیتی ہے۔ حرارتِ معدہ، سوزش جگر تشنگی کو ٹہ گرم زہریلی چیزوں کے عمل کی مدافع ہے۔ چھاچھ میں لوہا بجھا کر پلائی جائے۔ تو حابس اسہال دموی، صفراوی میں مفید ہے کشتہ خبث الحدید

کے ہمراہ مقوی معدہ و جگر ہے۔ شہد میں ملا کر کلیاں کرتے سے مسوڑھوں کا درد دُور کرنے اور دانت مضبوط کرنے میں موثر ہے۔ تخم خرفہ باریک کرکے لسّی میں تین بار بھگو کر پھر خشک کرکے کھانے سے دن بھر پیاس نہیں لگتی۔

لسّی کا استعمال

بواسیر، امراضِ جگر و معدہ، شوگر، ہائی بلڈ پریشر اور امراض قلب، سنگ گردہ و مثانہ، بندشِ بول اور ٹی بی میں مفید ہے۔

اجمل اعظم رحمۃ اللہ علیہ

از انتظار حسین

دسویں قسط

گولر کا پھول

اور ابھی تو سن ستاون کو گزرے پانچ ہی برس ہوئے تھے۔ پھر بھی زخم اچھے خاصے مندمل ہو گئے تھے۔ اور کوچے بھرے بھرے نظر آنے لگے تھے جامع مسجد کی سیڑھیوں پر چہل پہل اچھی خاصی ہو گئی تھی۔ کباب، حلیم، چاٹ بارہ مسالوں والی، شربت، فالودہ، فیرنی، قلفی، طوطا، مینا، پدڑی، کبوتر غرض دنیا زمانے کی ہر چیز اور ہر مال یہاں نظر آنے لگا تھا۔

رہن سہن پچھلی طرز پر استوار ہوا۔ لباس وہی ۱۸۵۷ء سے پہلے والا، انگرکھا، کرتا، پائجامہ اور ٹوپی۔ ٹوپی رنگ رنگ کی کوئی چوگوشیہ کوئی پنج گوشیہ کوئی گول۔ مگر زیادہ رواج دو پلڑی ٹوپی کا تھا۔ ہندو مسلمان کے لباس میں ابھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا اور یہ فرق تو پرانے وقت سے چلا آتا تھا کہ ہندو کے انگرکھے کی گھنڈی دائیں طرف ہوتی تھی، مسلمان انگرکھے کی بائیں طرف۔

سواریوں کا طور البتہ زمانے کی تبدیلی کی چغلی کھا رہا تھا رتھیں ہنوز چل رہی تھیں مگر ہاتھی کا زمانہ ختم ہو چکا تھا۔ شہری جھولوں اور اونچی عماریوں والے وہ ہاتھی جنہیں دیکھنے کے لیے بچے بڑے گھروں سے نکل پڑتے تھے اب چاندنی چوک سے گزرتے نظر نہیں آتے تھے مگر شہر میں ایسے پرانے گھر ہنوز موجود تھے جن کے دروازے ہاتھیوں کو ملحوظ رکھ کر تعمیر ہوئے تھے۔ فتن ۱۸۵۷ء سے پہلے مفتی صدر الدین آزردہ کی شہور تھی مگر اب یہ سواری کچھ زیادہ نظر آنے لگی تھی۔ حکیم محمود خاں بھی گھوڑے سے فٹن کی طرف ہجرت کرتے نظر آ رہے تھے۔ شاید گھوڑا بھی اپنے دن پورے کر چکا تھا۔ سن ستاون کے معرکہ میں جہاں اور بہت سے مارے گئے وہاں گھوڑا بھی مارا گیا۔ ؎

اے ظفر بس ہو چکی شمشیر ہندوستان کی

شمشیر آبدار بھی اور اسپ صبا رفتار بھی۔ شہسوار رخصت ہوئے۔ شہسواروں کے ساتھ تلوار اور گھوڑا بھی چلا گیا۔ اب گھوڑا دوسری سواریوں میں جتنے کے لیے رہ گیا تھا۔ دلی تلوار اور گھوڑے کے زمانے سے نکل آئی تھی۔ مگر نئی سواری اور نئے ہتھیاروں سے ہنوز ناآشنا تھی۔

طبیعتیں اب بحال ہو چلی تھیں۔ دل و دماغ کی فضا بدل چکی تھی۔ بدشگنیوں اور تشویش ناک خوابوں کا زمانہ ختم ہو چکا تھا خوابوں کی رنگت بدلتی چلی جا رہی تھی۔ دیکھنے والوں نے اب اچھے خواب دیکھے اور ان سے اچھی تعبیریں لیں۔ شریف منزل میں ایک نیک بی بی نے گولر کا پھول دیکھا۔ اس بی بی نے صبح ہونے پر بڑی بوڑھیوں سے بیان کیا۔ پھر کیا تھا۔ شریف منزل میں شور پڑ گیا کہ منجھلی بہو نے گولر کا پھول کھلتے دیکھا ہے۔ مبارک سلامت کا غل ہوا۔ بڑی بوڑھیوں نے بلائیں لیں اور دعائیں دیں کہ بہو مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہو۔ گھر میں خوشی ہو گی۔ اقبال والا پوت پیدا ہو گا دلی کی عورتوں میں مشہور تھا کہ گولر کا پھول کسی کو دکھائی[1]

---

[1] جو والدہ تھیں مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی۔

نہیں دیتا۔ اگر کسی کو دکھائی دے جائے تو سمجھ لو کہ اس کا نصیبا جاگ گیا۔ منی بیگم[1] نے کچھ اور خواب بھی بیان کیا ہے۔ منجھلی کی رات کو سوتے سوتے آنکھ کھل گئی دیکھا کہ آسمان سے تخت اُتر رہا ہے۔ اور صبح کو بیبیوں میں پھر ایک شور پڑا کہ منجھلی بہو کو بشارت ہوئی ہے۔

حکیم محمود خاں عبادت گزار آدمی تھے فقیروں کی صحبت اُٹھائی تھی۔ گھیسن شاہ مجذوب کے ساتھ کتنے کتنے دن پیادہ پا چلے تھے۔ خواب دیکھنے اور بشارتیں پانے میں وہ بھی کم نہ تھے۔ انھوں نے بھی ایک خواب دیکھ لیا، اور ان کا خواب کسی استعارے میں لپٹا ہُوا نہیں تھا۔ سیدھا سیدھا خواب دیکھا کہ فرزند پیدا ہُوا ہے، حافظِ قرآن ہے۔

حکیم محمود خاں کا مطب پھر سے آباد ہو گیا تھا۔ مگر اب زمانہ اور تھا اور ان کے لیے ایک نئی آزمائش تھی۔ بےشک طوفان گزر چکا تھا۔ مگر وہ طوفان دلّی کی جڑوں کو ہلا گیا تھا۔ صرف لوگ ہی گھر سے بےگھر نہیں ہُوئے اس رستخیز بےجا میں ان اداروں اور روایتوں کی جڑیں بھی ہل گئیں جنہیں صدیوں کے عمل نے استحکام اور توانائی بخشی تھی۔ دوسری روایتوں اور اداروں کے یونانی طب پر بھی بھاری وقت آیا ہُوا تھا۔ اسے اب دربار کی سرپرستی حاصل نہیں رہی تھی۔ شاہی طبیبوں کا زمانہ گزر چکا تھا۔ نہ شاہ رہے نہ شاہی طبیب رہے۔ ایک شاہی طبیب حکیم احسن اللہ خاں نے انگریزوں کا آلۂ کار بن کر اپنے آپ کو رُسوا کر لیا۔ حکیم آغا جان عیش کا اب دل ٹھکانے نہیں تھا۔ روتے تھے، دلی مرحُوم کے مرثیے لکھتے تھے اور شاہ بھورے صاحب کے مزار کے چکر کاٹتے تھے۔

ایسے وقت میں حکیم محمود خاں طب کے پشت پناہ بنے وہ ایسا وقت تھا کہ اپنے اداروں اور روایتوں کا اعتبار ختم ہو چکا تھا۔ مگر حکیم محمود خاں کے واسطے سے طب پر اعتبار بڑھ گیا۔ صاحبِ کمال حکیم تو وہ تھے ہی کہ ان کے علاج کی شہرت دُور دُور پھیلی ہوئی تھی مگر انہوں نے بڑا کام یہ کیا کہ طب کی روایت کو دربار کی سرپرستی سے الگ کر کے خلقت کے حوالے سے نئی بنیادوں پر استوار کیا۔ ادھر بہادر شاہ ظفر تخت پر بیٹھے ادھر حکیم محمود خاں مسندِ شریفی پہ رونق افروز ہُوئے۔ خاندانِ شریفی تعلقات کی ایک نئی دُنیا سے روشناس ہو رہا تھا، دربار سے الگ خلقت کے ساتھ تعلقات کی دُنیا۔ اس دُنیا میں رہ کر شریفی روایت کے وارث نے پُرانی دنیا کو ایک اذیت کے عالم میں کراہتے اور مرتے دیکھا۔ یہ اذیت اس کے تجربے کا حصہ بنی اور اسے خلقت کے اور قریب لے آئی۔ سونا بھٹی سے کندن بن کر نکلا اور حکیم محمود خاں ۱۸۵۷ء کے آشوب کے بعد ہندوستان کے منظر پر ایک عوامی طبیب بن کر اُبھرے حکیم محمود خاں نے سرکار دربار کی سرپرستی کے خیال کو ترک کر کے خدمتِ خلق کو اپنی طبی سرگرمی کی بنیاد بنایا تھا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد کے حالات میں جب دربار ختم ہو گیا تو اس بُنیاد کی معنویت اور اہمیت زیادہ ہو گئی۔ دربار کی سرپرستی میں پلنے والے ادارے دربار اُجڑنے کے بعد بےآسرا ہوئے اور ختم ہو گئے۔ حکیم محمود خاں کے عمل نے طب کو دربار کے حوالے سے الگ کر کے ایک نئے حوالے سے منسلک کیا اور اسے مرنے سے بچا لیا۔ اب حکیم محمود خاں کی حیثیت مولانا حالی کے لفظوں میں یہ تھی:

اُس کا تھا دیوان خانہ مُلک کا دارالشفا

خلق کا دن رات رہتا تھا جہاں تانتا بندھا

---

[1] منی بیگم کا حکیم اجمل خان سے رِشتہ یہ ہے کہ وہ ان کے خالو ہوتے ہیں۔

مفت بیماروں کو اس کے در سے ملتی تھی دوا
فکر نذرانے کا تھا اس کو نہ شکرانے کا تھا

شہر میں خواہ امیر ہو خواہ غریب کسی سے کوئی فیس نہیں لیتا۔[1] دوا مفت دینا، نسخہ دو پیسے والا لکھنا۔ غریب غربا کے لیے وقت کوئی قید نہ تھی۔ ہوا خوری کی نیت سے فٹن میں سوار ہوئے۔ دیکھا کہ مہتر پریشان چلا آرہا ہے۔ پوچھا، مہتر تمہاری مہترانی کا کیا حال ہے۔ گڑگڑا کر بولا کہ حکیم جی، بس چل چلاؤ ہے۔ یہ سُن کر گاڑی کو رکوا کا خادم کو اندر بھیج کر دواؤں کا صندوقچہ منگایا، مہتر کو گاڑی میں بٹھایا۔ ہوا خوری ملتوی حکیم صاحب مہترانی کو دیکھنے جا رہے ہیں۔[2]

خدمتِ خلق، عزّتِ نفس، عام آدمی سے مروت اُمراء سے نخوت، ان اخلاقی بنیادوں پر اس بزرگ نے روایت کو استوار کیا۔ مطب کرنے کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ آخر کوئی ہُنر اس طرح قائم نہیں رہتا کہ ایک فرد نے اپنے طور پر کمال حاصل کیا اور اپنا کمال اپنے ساتھ لے گیا۔ یا دوسروں سے چھپا کر بیٹوں کو سونپ گیا۔ علم و ہُنر فرد کی نہیں انسانیّت کی جائیداد ہیں۔ حکیم محمود خاںؒ نے طب کی درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر کے یہ انتظام کیا کہ علمِ طب گنے چُنے خاندانوں میں مقیّد ہو کے نہ رہ جائے۔ بلکہ ایک قومی روایت کے طور پر فروغ پائے۔ اسی سلسلہ نے آگے چل کر مدرسۂ طبّیہ اور پھر طبیّہ کالج کی شکل اختیار کر لی تھی۔

ویسے حکیم صاحب بیٹوں کو بھی تیار کر رہے تھے۔ دو بیٹے تھے۔ عبدالمجید خاں اور واصل خاں دونوں کے تیور بتا رہے تھے کہ صاحبِ کمال بنیں گے مگر ابھی اس گھر میں ایک خوشی اور ہونیوالی تھی۔ شریف منزل کی منجھلی بہو کو بشارت یونہی تو نہیں ہوئی تھی اور حکیم محمود خاں نے خواب بے سبب تو نہیں دیکھا تھا وہ سنہ ۱۲۸۴ھ تھا اور شوال کی سترہ تھی کہ حکیم محمود خاں کے تیسرا بیٹا پیدا ہُوا، نام اسکا محمد اجمل رکھا گیا۔

(باقی آئندہ)

[1] اس خاندان کے افراد اس دور میں بھی طبّی مشورے کی کوئی فیس نہیں لیتے ہیں۔ [2] ملا واحدی: میرے زمانے کی دلی، صفحہ ۱۱۳



قربت

مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانؒ

اور

وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ ۔



۱۰۰ ڈراپس
جوشاندی
ڈراپس
خوش ذائقہ
استعمال میں نہایت آسان
گلے کی خراش کی مفید دوا
اجمل



JOSHANDI
AJMALI
Sip
Soluble
Herbal Sip for Cold, Coryza and Cough
جوشاندی سپ
اجملی
نزلہ، زکام کھانسی کے لیے
دواخانہ حکیم اجمل خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ پاکستان

PERMISSION No: 5374

Monthly **AJMAL** Lahore

No.7 (A Publication of Dawakhana Hakeem Ajmal Khan (Pvt) Ltd. Vol. 1

FAX ● 7120542 — TEL ● 7354226

